

# آفتابِ نبوت کی سنہری شعاعیں

سیرت سرور عالم کے درخشاں پہلو

عبد المالك مجاهد



کتاب و سنت کی شاعری کا عالمی ادارہ  
ریاض • جeddہ • شاربہ • لاہور • کراچی  
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

دنیا بھر میں اس کتاب کے حقوق غیر محفوظ ہیں۔

کسی بھی شخص کو یہ کتاب تجارتی طور پر یا مفت تقسیم کی غرض سے شائع کرنے کی اجازت ہے۔  
اس کتاب کا ترجمہ بغیر اجازت لیے کسی بھی زبان میں کیا جاسکتا ہے۔

© مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۹ھ

فہرستہ مکتبہ الملک فہد الوطنیۃ أثناء النشر  
مجاہد، عبد المالك

الانوار فی سیرۃ النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔ / عبد المالك مجاهد - الرياض، ۱۴۲۹ھ

ص: ۳۹۶ مقاس: ۲۱×۱۴ سم

ردمک: ۷-۲۸-۵۰۰-۹۹۶۰-۹۷۸

(النص باللغة الاوردیة)

۱. السیرۃ النبویۃ أ. العنوان دیوبی ۲۳۹/۴۰۲۰/۱۴۲۹

رقم الإیداع: ۲۰/۴۰۲۰/۱۴۲۹

ردمک: ۷-۲۸-۵۰۰-۹۹۶۰-۹۷۸

پوسٹ بکس: 22743 الرياض: 11416 سعودی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riadh@dar-us-salam.com

Website: www.dar-us-salam.com

طریقہ مکہ - الشیخ - الرياض فون: 4614483 فیکس: 4644945 • الملز - الرياض فون: 4735220 فیکس: 4735221

• سوئیڈن فون: 00966 1 2860422

فون	فیکس	دارالسلام
00966 2 6879254	6336270	جeddہ
00966 503417155	8151121	مدینہ منورہ
00966 7 2207055	0500710328	خمیس مشیط
00966 3 8692900	8691551	النفیر
00971 6 5632623	5632624	شارجہ
0092 42 7240024	7354072	لاہور، پاکستان
0092-051-2500237	2500237	اسلام آباد، پاکستان
0092-21-4393936	4393937	کراچی، پاکستان
0044 208 539 4885	208 5394889	لندن
001 718 6255925	6251511	نیویارک، امریکہ
001 713 7220419	7220431	ہوسٹن، امریکہ
00603-77109750	77100749	ملائیشیا



## فہرست مضامین

09	عرض مؤلف	01
19	داستان آپ ﷺ کے مبارک گھرانے کی	1
30	اللہ کے رسول ﷺ کے آباؤ اجداد	2
36	خاندان نبوت کی عظمت و وجاہت	3
44	جد رسول کریم کے کارنامے	4
53	ولادت باسعادت	5
57	بنو سعد کی فضاؤں میں	6
59	بلندی پہ میرا نصیب آ گیا	7
63	رحمت عالم کے آنسو شفیق والدہ کے مرقد پر	8
66	کائنات کی منفرد شخصیت	9
69	بچپن	10
71	گلہ بانی	11
73	حرب فجار کا پس منظر	12
75	حلف الفضول	13
77	صادق اور امین ﷺ کا حکیمانہ فیصلہ	14
80	غار حراء	15
82	مقدر کے سکندر	16
85	پہلی ہجرت	17
94	بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے	18
100	ابوذر غفاری t کا قبول اسلام	19
107	حضرت حمزہ t کا قبول اسلام	20

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔



21	اور ابو جہل بھاگ نکلا	109
22	عمر بن خطاب فاروق اعظم کس طرح بنے	112
23	حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی استقامت	123
24	گستاخ رسول ﷺ کو شیر نے پھاڑ کھایا	125
25	انوکھا مطالبہ	127
26	سارے گستاخ تڑپ تڑپ کر مر گئے	130
27	ایک پرستار حق کا اعزاز	133
28	رسول اللہ ﷺ نے بادشاہت ٹھکرا دی	136
29	نضر بن حارث کا کردار	139
30	ستم گرا اپنے انجام کو پہنچ گئے	141
31	ابو جہل کے کر توت	143
32	لکڑیاں ڈھونے والی بد بخت عورت	146
33	ابولہب غارت ہوا	149
34	ظلم و ستم کی دستاویز کیرٹوں کی غذا بن گئی	151
35	سردار کے ہاتھوں سردار کی آزادی	158
36	رحمت عالم نے پھر بھی بددعا نہ کی	160
37	ایک جنتی اور دو جہنمی	163
38	رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جنات کی حاضری	166
39	کسری کے کنگن ایک بدو کی بانہوں میں	170
40	یہود کا تعصب اور عداوت	177
41	یہودیوں کی کہہ مکر نیاں	179
42	اخلاص و وفاداری کے نادر نمونے	182
43	زہے نصیب	187
44	کھجور کا تناڑونے لگا	192
45	وہ جو آپ کے صبر و تحمل کا امتحان لینے آیا	195
46	رحمت عالم کو عزیز از جاں سمجھنے والے جان نثار	200
47	313 سرفروش	204

48	اعلیٰ کمان سے مشورہ	209
49	دشمن کے احوال سے باخبری	211
50	جنگ کے شعلے	213
51	ابو جہل کی لاش	218
52	امام الانبیاء سے محبت کا ایک اور انداز	221
53	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بے خطا نشانہ	224
54	بدر کے شہداء	226
55	اے نافرمانو! سنو!	228
56	بدر کی شکست سے بدحواسی	230
57	عدل و انصاف کی معراج	232
58	جنگی مجرم اپنے انجام کو پہنچے	235
59	امت محمدیہ کے فرعون کا عبرتناک حشر	237
60	لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا	239
61	بدر والو! تمہارے لیے جنت کا فیصلہ ہو چکا	245
62	منافق اعظم کی دوغلی باتیں	248
63	غزوہ سویق	252
64	ایک موذی سانپ کا خاتمہ	255
65	امام المرسلین رضی اللہ عنہم کی دوستوں سے بے تکلفی	262
66	سرفروشوں کا ترانہ	265
67	ایمان و یقین اور عزم و عمل کی نرالی شان	268
68	جابر کی دعوت	270
69	ہم لاشوں کی قیمت نہیں کھاتے	273
70	سیدہ صفیہ کی بہادری	276
71	جب کفر کی ہوا اکھڑ گئی	278
72	کھجوروں میں برکت	281
73	اسلام کی خدمت کا ایک انداز یہ بھی ہے	283
74	کیا خوب جنازہ ہے ذرا دھوم نکلے	286



75	رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی مہک	293
76	داستان مسجد نبوی کے ایک ستون کی	295
77	منافقین کا گھناؤنا کردار	300
78	دیکھو وہ جنتی جا رہا ہے	307
79	یہ رحمت ہی نہیں عدیم المثال رحمت ہے	311
80	اس نے اپنے پاؤں پر خود کلباڑی مار لی	317
81	جب آقا نے مغفرت سے منہ پھیر لیا	320
82	ارشاد رسول ﷺ سچ نکلا	323
83	ضعیفوں کا بلجاء غریبوں کا ماویٰ ﷺ	327
84	حرم پاک کی بے حرمتی کا انجام	329
85	اور ابوسفیان کی قسمت کھل گئی	333
86	حق آگیا باطل مٹ گیا	336
87	تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی	339
88	سفاکوں نے تائب ہو کر نئی زندگی کا آغاز کیا	241
89	ایسا فاتح چشم فلک نے کہاں دیکھا ہوگا	344
90	سید الشہداء کا جگر چپانے والی رحمت عالم کے روبرو	349
91	ابو وہب! وقت آگیا ہے کہ تم نیچے اترو	351
92	غزوہ حنین	357
93	اور پھر شکست فتح میں بدل گئی	361
94	شجاعت رسول کریم ﷺ	365
95	اس بلند نصیبی کے کیا کہنے	368
96	تربیت کا ایک اور انداز	371
97	جو وسخا کے حیران کن مناظر	374
98	انہوں نے اتنا دیا کہ لینے والا شرم گیا	377
99	اور طائف نور توحید سے جگمگا اٹھا	379
100	قیصر روم کی گواہی	383
101	بت شکنوں کا کارنامہ	394

## عرض مؤلف

2006 کی بات ہے کہ ڈنمارک کے ایک چھوٹے سے اخبار نے اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اور ناپاک خاک کے شائع کیے۔ ان خاکوں کے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔ کتنے ہی ملکوں میں شدید ہنگامے ہوئے۔ ہڑتالیں ہوئیں۔ جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے۔ مسلمانوں نے نہایت غم و غصے کا اظہار کیا۔ دنیا بھر کے مہذب لوگوں نے اس گھٹیا حرکت پر نفرت کا اظہار کیا۔ مگر بد قسمتی سے اس احتجاج کو سنجیدگی سے لینے کی بجائے یورپ کے بعض دیگر ممالک نے بھی ان خاکوں کی اشاعت کی مذموم حرکت کر ڈالی۔ عربی کا ایک مقولہ ہے (رُبَّ ضَارَّةٍ نَافِعَةٍ) کہ بعض اوقات غلط کاموں کے نتائج بھی عمدہ نکلتے ہیں۔ جہاں ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہوا وہیں اہل حل و عقد نے سوچنا



اللہ کے رسول ﷺ کا خاندان نہایت مبارک تھا۔ اس کی تاریخ آج سے کم و بیش چار ہزار سال پہلے شروع ہوتی ہے۔ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے ایک شہر ”اور“ کے باشندے تھے۔ یہ شہر فرات کے مغربی ساحل پر کونے کے قریب واقع تھا۔ اس کی کھدائی کے دوران جو کتبات برآمد ہوئے ہیں، ان کے باعث اس شہر کے بارے میں بہت سی تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی بعض تفصیلات باشندگان ملک کے دینی اور اجتماعی حالات سے بھی آگہی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں سلطنت بابل عروج پر تھی۔ سلطنت کی مالی حالت مستحکم اور فوجی طاقت تیز و مست تھی۔ دولت کی کثرت نے بادشاہ کے دماغ میں اس قدر غرور بھر دیا تھا کہ اس نے سلطنت کے بڑے معبد خانے میں اپنی سونے کی مورت رکھوا دی اور حکم دیا

نہایت ہنسپاسی ہوگی اگر میں اپنی الٰہی محترمہ حافظہ ایسہ فردوں کا ذکر نہ کروں انہوں نے میری اس کتاب کو مکمل کرنے میں خاصی تشجیع کی۔ جہاں سے میرا حوصلہ ملتا، اسے یاد دلانے کی کوشش کرتا اور مجھے مفید مشورے دیتے۔ میں اردو نوز کے منجنگ ایڈیٹر جناب علامہ صاحب، اردو میگزین کے ایڈیٹر جناب رفوف طاہر، اردو نوز کے مدیر ایف ایم خان، ایڈیٹر ایس ایس اور آرٹ ایڈیٹر شہزاد احمد کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ مجھے تشجیع کیے بغیر اس کتاب کو شائع نہ کر دیتے۔ اور اگر شہزاد کا بات آتی ہے تو دارالسلام لاہور براج کے حافظ عبدالعظیم احمد صاحب ان کے حافظ محمد عظیم، مولانا محمد مشتاق اور غلام شہزاد کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے بھی یہ کتاب پریمی اور مناسب طور سے دیے۔ اور اس میں زبان و بیان کی مناسب ترمیمیں کیں۔ دارالسلام ریاض کی علمی کمیٹی کے انچارج برادر محمد قادی محمد اقبال محمد انور کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تاریخ اور مزاج

اللہ کے رسول ﷺ کا خاندان نہایت مبارک تھا۔ اس کی تاریخ آج سے کم و بیش چار ہزار سال پہلے شروع ہوتی ہے۔ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے ایک شہر ”اور“ کے باشندے تھے۔ یہ شہر فرات کے مغربی ساحل پر کونے کے قریب واقع تھا۔ اس کی کھدائی کے دوران جو کتبات برآمد ہوئے ہیں، ان کے باعث اس شہر کے بارے میں بہت سی تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی بعض تفصیلات باشندگان ملک کے دینی اور اجتماعی حالات سے بھی آگہی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں سلطنت بابل عروج پر تھی۔ سلطنت کی مالی حالت مستحکم اور فوجی طاقت تیز و مست تھی۔ دولت کی کثرت نے بادشاہ کے دماغ میں اس قدر غرور بھر دیا تھا کہ اس نے سلطنت کے بڑے معبد خانے میں اپنی سونے کی مورت رکھوا دی اور حکم دیا

1

## داستان آپ ﷺ کے مبارک گھرانے کی

اللہ کے رسول ﷺ کا خاندان نہایت مبارک تھا۔ اس کی تاریخ آج سے کم و بیش چار ہزار سال پہلے شروع ہوتی ہے۔ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے ایک شہر ”اور“ کے باشندے تھے۔ یہ شہر فرات کے مغربی ساحل پر کونے کے قریب واقع تھا۔ اس کی کھدائی کے دوران جو کتبات برآمد ہوئے ہیں، ان کے باعث اس شہر کے بارے میں بہت سی تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی بعض تفصیلات باشندگان ملک کے دینی اور اجتماعی حالات سے بھی آگہی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں سلطنت بابل عروج پر تھی۔ سلطنت کی مالی حالت مستحکم اور فوجی طاقت تیز و مست تھی۔ دولت کی کثرت نے بادشاہ کے دماغ میں اس قدر غرور بھر دیا تھا کہ اس نے سلطنت کے بڑے معبد خانے میں اپنی سونے کی مورت رکھوا دی اور حکم دیا



کہ سب لوگ میری مورت کو سجدہ کریں اور منت و نذر و نیاز بھی میرے ہی نام کی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی ہدایت کے لیے ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ ان کا سلسلہ نسب 9 واسطوں سے حضرت نوح علیہ السلام سے جاملتا ہے۔

بادشاہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت توحید پسند نہ آئی۔ کیونکہ اسے قبول کرنے کی صورت میں بادشاہ کو خدائی کے درجے سے اتر کر بندہ بننا پڑتا تھا۔ حضرت ابراہیم کی مخالفت صرف بادشاہ ہی نے نہیں کی بلکہ خود ان کے گھر کے افراد نے بھی کی۔ جب آپ نے قوم بادشاہ اور اپنے خاندان کی مخالفت دیکھی تو اپنے وطن سے ہجرت کا فیصلہ کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گزراوقات کے لیے بھیڑ بکریاں پال رکھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت دی اور وہ بڑھ کر بہت بڑے بڑے ریوڑ بن گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انتہائی مہمان نواز تھے۔ ان کی کنیت ابو ضیفان (مہمانوں والا، مہمان نواز) تھی۔ ان کے والد کا نام آزر تھا۔ بعض علمائے نسب نے والد کا نام تاریخ بھی بیان کیا ہے۔ جب اس کی عمر 75 سال کی ہوئی تو اس کے ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ ناحور اور ہاران بھی تاریخ کے بیٹے تھے۔ ہاران کے بیٹے لوط علیہ السلام تھے۔ ہاران کی وفات اس کے باپ ہی کی زندگی میں اسی علاقے میں ہو گئی تھی جہاں وہ پیدا ہوئے۔ یہ کلدانیوں کا علاقہ، یعنی بابل کی سرزمین تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شکل و صورت کے حوالے سے حدیث میں آتا ہے: میں نے عیسیٰ ابن مریم، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام سرخ فام،

گھٹن کر یا لے بالوں اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے فربہ بدن تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اور ابراہیم علیہ السلام؟ ارشاد ہوا: ”اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کو دیکھ لو۔“

مراد یہ کہ اللہ کے رسول کی شکل و صورت اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے انہیں عقل سلیم اور رشد و ہدایت سے نواز دیا تھا۔ وہ بڑے ہوئے تو انہیں رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور خلیل کا منصب عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ قرآن پاک میں بہت سے مقامات پر مختلف انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اپنے والد کو جس عمدہ انداز میں انہوں نے توحید کی دعوت دی، اُسے سورہ مریم آیت: 41 سے 48 میں پڑھیے۔ یہاں اتنی بات لکھے دیتا ہوں کہ انہوں نے دعوت توحید کا آغاز اپنے گھر سے کیا اور اپنے مشرک باپ کو بڑے ادب سے تبلیغ کی مگر باپ نے اتنا ہی نامناسب رویہ اختیار کرتے ہوئے ابراہیم علیہ السلام کو سخت دھمکی دی۔ قیامت والے دن ان کے باپ کے انجام کے بارے میں صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ نجاست میں لتھڑا ہوا ایک بچہ کی شکل میں نظر آئے گا، جسے ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ سال میں ایک بار شہر سے نکل کر عید (قومی جشن) منانے جایا کرتے تھے۔ ان کے والد نے ان کو بھی جشن میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ وہ کہنے لگے: میں بیمار ہوں۔ آپ نے کلام میں تور یہ کیا تاکہ آپ بتوں کو پاش پاش کر کے ان کے مذہب کی غلطی ظاہر کر سکیں اور سچے دین کی



نیلے کی طرح ابھری ہوئی زمین تھی۔ سیلاب آتا تو دائیں بائیں کترا کر نکل جاتا تھا۔ وہیں بالائی حصے میں ایک بہت بڑا درخت بھی تھا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں آج کل زم زم کا چشمہ ہے۔ حضرت ابراہیم نے اسی درخت کے پاس حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑا تھا۔ اس وقت مکہ میں پانی تھا نہ کوئی آدم زاد۔ حضرت ابراہیم نے ایک توشہ دان میں بھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی رکھ دیا اور خود واپس قسطنین چلے گئے۔ چند دن کے بعد بھجوریں اور پانی ختم ہو گیا۔ اب حضرت ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو پیاس لگی۔ بچہ پیاس کی وجہ سے بے چین ہو گیا۔ وہ اسے تڑپاتا نہ دیکھ سکیں، اٹھ کر چل دیں۔ انہیں اپنے قریب کی زمین سے صفا پہاڑ سب سے قریب معلوم ہوا، وہ اس پر چڑھ گئیں۔ وادی کی طرف منہ کر کے دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے؟ ان کی نظر تھک کر لوٹ آئی۔ کوئی انسان نظر نہیں آیا۔ وہ صفا سے اتریں۔ وادی کے نشیب میں پہنچیں تو قمیص کا دامن جو زمین تک پہنچتا تھا، اٹھا کر یوں بھاگیں جس طرح کوئی پریشان یا مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔ حتیٰ کہ وادی کو پار کر لیا۔ وہ مروہ تک پہنچیں تو اس پر چڑھ گئیں اور دیکھا کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ مگر کوئی نظر نہ آیا۔ وہ عالم اضطراب میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگاتی رہیں۔ انہوں نے سات دفعہ اسی طرح چکر کاٹے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگ اسی وجہ سے ان دونوں پہاڑیوں (صفا اور مروہ) کے درمیان دوڑتے ہیں۔

جب وہ آخری چکر میں مروہ پر پہنچیں تو انہیں ایک آہٹ سی محسوس ہوئی۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ زمزم کے مقام پر ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ اس نے اپنی

## اللہ کے رسول ﷺ کے آباء واجداد

ہجرت کے سفر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ہاران کے بیٹے لوط اور آپ کی اہلیہ سارہ بھی ہمراہ تھیں۔ انہوں نے بابل، یعنی کلدانیوں کی سرزمین سے ہجرت کرتے ہوئے کنعانیوں کی سرزمین کا رخ کیا۔ یہ لوگ حران کے مقام پر رہائش پذیر ہوئے، یہی بیت المقدس کا علاقہ ہے۔ حران کے باشندے بھی ستاروں اور بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت سارہ علیہا السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے سوا اس وقت دنیا بھر کے لوگ کافر تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب سیدہ ہاجرہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر واپس جانے لگے تو میاں بیوی میں یہ باتیں ہوئیں۔ ہاجرہ: ہمیں یہاں کس کے پاس چھوڑ چلے؟ حضرت ابراہیم: اللہ کے پاس۔ یہ جواب سن کر کہنے لگیں: تو پھر میں اپنے اللہ پر راضی ہوں۔ اس وقت بیت اللہ شریف نہ تھا۔ صرف



ان کے بھی دو گروہوں میں سب سے زیادہ اچھے گروہ میں مجھے رکھا۔ پھر قبائل کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلے میں رکھا، پھر گھرانوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے گھرانے میں رکھا، لہذا میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی سب سے اچھا ہوں۔ اور اپنے گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے ممتاز ہوں۔<sup>①</sup> عدنان جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کے بارے میں قاضی سلیمان منصور پوری فرماتے ہیں ان کا من جانب اللہ محترم ہونا اس طرح ثابت ہے کہ بخت نصر نے جب عربوں پر پہلا حملہ کیا تب ارمیا اور برخیا علیہ السلام نے بخت نصر کو بتا دیا تھا کہ عدنان کو چھوڑ کر دیگر قبائل پر حملہ کرنے کی اسے اجازت ہے، چنانچہ بخت نصر نے عدنان کو چھوڑ کر دیگر قبائل پر حملہ کیا اور انہیں اسیر کر کے لے گیا۔ ان اسیروں کو اُس نے وادی فرات میں لے جا کر آباد کیا۔ انہی لوگوں نے عرب کی قدیم سلطنت انبار کی بنیاد رکھی۔

عدنان کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام ”معد“ تھا۔ ان کا نام نسب نبوی میں آتا ہے۔ دوسرے بیٹے کا نام ”وعک“ تھا انہوں نے حجاز سے اٹھ کر یمن میں اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔ معد کے بیٹے نزار تھے۔ امام احمد بن حنبل علیہ السلام کا نسب ان سے ملتا ہے۔ ان کی اولاد مضر میں سے کنانہ تھے۔ کنانہ کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے۔ کنانہ سے قریش کا قبیلہ وجود میں آیا۔ ان کا نام فہر تھا۔ ان کے دور میں حسان حاکم یمن اپنی فوج لے کر مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر اس کا ملبہ یمن لے

① جامع الترمذی، حدیث: 3607، 3608۔

### خاندان نبوت کی عظمت و وجاہت

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مادری زبان قبلی تھی، پدری زبان عبرانی تھی اور ان کے سسرال عربی زبان والے تھے۔ انہی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عربی میں کمال پیدا کیا۔ انہوں نے 137 سال عمر پائی۔ عدنان اللہ کے رسول ﷺ کے اجداد میں اکیسویں پشت میں ہیں۔ یہ قیدار کی اولاد میں سے تھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ اپنا سلسلہ نسب بیان فرماتے تو عدنان پر پہنچ کر رک جاتے۔ آگے نہ بڑھتے۔ فرماتے تھے کہ ماہرین انساب غلط کہتے ہیں، تاہم علماء کی تحقیق کے مطابق عدنان اور حضرت ابراہیم کے درمیان چالیس پشتیں ہیں۔<sup>①</sup>

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خلق کی تخلیق فرمائی تو مجھے سب سے اچھے گروہ میں رکھا، پھر

① قلب جزيرة العرب، ص: 230، 237، المنتظم في تاريخ الملوك والأمم: